سوال

فی الصفحات 21

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اعظم ہے، فاروق بھی اعظم ہے، ا غنی ہے، عثمان بھی غنی ہے، ا مشکل کشا ہے، علی مشکل کشا کیوں نہیں؟ گو خالق اپنی شان کے مطابق ہے اور مخلوق اپنی شان کے مطابق، ا تعالیٰ قرآن پاک میں باکوشلب کہتا ہے اگر بادشاہ رب ہے تو علی ہجویری اور جیلانی رحمہما اللہ داتا اور غوث کیوں نہیں؟ قرآن پاک

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حید قائم کرنے کے لیے متعدد کتابیں نازل فرمائیں اور بے شمار رسولوں کو مبعوث کیا، توحید یہ ہے کہ ا تعالیٰ کے اسماء اور اس کی صفات، نیز اس کے حقوق واختیارات اور احکام میں کسی مخلوق کو شریک نہ کیا جائے، اگر کسی نے ا کے اسماء، اس کی صفات، اس کے حقوق واختیارات اور احکام میں کسی مخلوق

''کون ہے جو بے قرار کی پکار سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارتا ہے اور کون اس کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا ا تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی اللہ بھی ہے۔'' [۲۷/النمل: ۶۲]

کریمہ سے معلوم ہوا سب سے بڑا فریاد سننے والا، یعنی غوث اعظم صرف اور صرف ا تعالیٰ ہے، عبدالقادر جیلانی نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یقیناً تو ہی بہت بڑی عطا دینے والا ہے۔'' [۳/آل عمران: ۸]

لتا ہے کہ ا ہی سب سے بڑھ کر دینے والا یعنی داتا ہے علی ہجویری رحمہ اللہ داتا نہیں ہیں۔ انہوں نے تو خود اپنی کتاب 'کشف المحجوب'' میں اپنے متعلق داتا ہونے کی پرزور الفاظ میں تردید کی ہے۔ ا تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے لوگو! تم سب ا تعالیٰ کے در کے فقیر ہو وہ ا تو غنی وحمید ہے۔'' [۳۵/فاطر: ۱۵]

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ا تعالیٰ ہی غریبوں کو نوازنے والا ہے اس کے علاوہ اور کوئی غریب نواز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اگر ا تعالیٰ تمہیں کسی مشکل میں ڈال دے تو اس کے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں۔'' [۱۰/یونس: ۱۰۷]

بت سے پتا چلتا ہے کہ تمام مشکلات حل کرنے والا، یعنی مشکل کشا صرف ا تعالیٰ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ایک دعا پڑھا کرتے تھے جس میں یہی مضمون بیان ہوا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: ''اے ا! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے ت

سوال میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اکبر، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو غنی کہا گیا ہے۔ ان حضرات کے لیے اس قسم کے القاب ہم نے خود تجویز کیے ہیں، کتاب وسنت میں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ا تعالیٰ کی بعض صفات ایسی ہیں کہ قرآن

ا کا سمیع وبصیر ہونا اس کی شان کے مطابق ہے اور بندے کا سمیع وبصیر ہونا اس کی شان کے لائق ہے۔ یعنی بندے کی سماعت وبصارت انتہائی محدود ہے۔ کیونکہ بندہ پس پردہ نہ کوئی چیز دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی سن سکتا ہے، جبکہ ا تعالیٰ ایسے عیوب ونقائص سے پاک ہے۔ ا تعالیٰ نے یہ بھی صراحت فرمائی

، خود ہی ان نفوسِ قدسیہ کی طرف ایسی صفات کا انتساب کیا گیا ہے جس کا ثبوت قرآن پاک وحدیث میں نہیں ہے۔ پھر خود ہی صغریٰ کبریٰ ملا کر اس سے غلط مقصد کشید کر لیا گیا کہ ا تعالیٰ مشکل کشا ہے تو علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا کیوں نہیں؟ مشکل کشا تو ا تعالیٰ کی صفت ہے اسے مخلوق میں کس بنیاد پر تسلیم کیا:

''آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ جنہیں تم ا تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو اگر ا تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا ا تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں۔'' [۳۹/الزمر: ۳۸]

علیہ وسلم کی پوزیشن کو واضح فرمایا ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے ہیں کہ وہ مشکل کشا بن جائیں۔ کتاب وسنت میں اس کے لیے کوئی سند نہیں ہے۔ یہی سب خود ساختہ اور ایجاد بندہ ہیں۔ بلاشبہ سورۂ یوسف میں متعدد مرتبہ بادشاہ کے لیے رب کا لفظ استعمال ہو

صنہ کشید کیا گیا ہے کہ ا تعالیٰ کے ساتھ اس کے رسول بھی فضل فرماتے ہیں تو ''یا رسول ا! فضل کریں' کہنا بھی صحیح ہے العیاذ با حالانکہ ا تعالیٰ کے ساتھ اس کے رسول کا ذکر اس لیے ہے کہ اس غنا اور تونگری کا ظاہری سبب رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی بنی تھی، ورنہ حقیقت میں غنی بنانے

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر جب ان کے متعلق حسن ظن کا اظہار کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ا کی قسم! مجھے ا تعالیٰ کا رسول ہونے کے باوجود علم نہیں کہ قیامت کے دن میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔'' [صحیح بخاری، المناقب: ۳۹۲۹]

ورسائلین سے یہی گزارش کریں گے کہ اسباب کے بغیر داتا، غوث اعظم، مشکل کشا اور غریب نواز صرف ا تعالیٰ کی ذات ہے، لہٰذا جب بھی دعا مانگو یا مدد کے لیے پکارو تو صرف ا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ [وا اعلم بالصواب]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 43